سیاست نہیں... ریاست بچاؤ

خوشحال پاکستان

کیلئے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کا

ویژن

پاکستان عوامی تحریک

365۔ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 042-111-140-140
www.pat.com.pk info@pat.com.pk
TahirulQadri TahirulQadri

پیش لفظ

مملکتِ خدا داد پاکستان میں فروغِ شعور و آگہی کی تحریک کا آغاز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 32 سال قبل تحریک منہاج القرآن کے قیام کے ساتھ ہی کر دیا تھا، تاہم قریباً آٹھ سال قبل اِس تحریکِ بیداریِ شعور کو اَز سرِ نو منظم کیا گیا۔ گزشتہ سال 23 دسمبر 2012ء کو مینارِ پاکستان کے تاریخی سبزہ زار میں آپ کا فقید المثال عوامی اِستقبال - جو 'سیاست نہیں... ریاست بچاؤ' کے نعرے کے تحت منعقد کیا گیا - بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ بعد ازاں جنوری 2013ء میں ہونے والا پانچ روزہ اِسلام آباد لانگ مارچ اور دھرنا بھی پاکستان کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اِس کے بعد مختلف شہروں میں عوامی اِجتماعات منعقد کیے گئے تاکہ عوام میں اِس ملک کے اَبتر حالات اور اِس میں مروّج اُس فرسودہ کو نظام بدلنے کے لیے شعور بیدار کیا جائے جو سراسر دجل و فریب، ظلم و نااِنصافی، خیانت و بد دیانتی، کرپشن و لوٹ مار اور غریبوں کو اُن کے حقوق سے محروم رکھنے پر قائم ہے۔

17 مارچ 2013ء کو راول پنڈی کے تاریخی لیاقت باغ میں شیخ الاسلام نے پاکستان کے روشن و مستحکم اور خود مختار مستقبل کے لیے اپنا اِنقلابی ویژن پیش کیا۔ آج اگر پاکستانی قوم واقعی اپنے حالات بدلنے میں سنجیدہ ہے؛ مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، دہشت گردی اور بے روزگاری اور پسماندگی جیسے عذابوں سے چھٹکارا پانا چاہتی ہے؛ اور پاکستان کو اَقوامِ عالم کی صف میں نمایاں مقام دلانا چاہتی ہے تو اسے شیخ الاسلام کے ویژن پر عمل کرنا ہوگا۔ پاکستان میں حقیقی تبدیلی کے لیے دیا گیا شیخ الاسلام کا ویژن کیا ہے؟ اس کی تفصیلات تو الگ شائع کی جائیں گی، البتہ اِس مختصر کتابچے میں اِفادۂ عام کے لیے روشن و مستحکم پاکستان کے لیے دیے گئے ویژن کا مختصر خاکہ پیش کیا جا رہا ہے۔

وطنِ عزیز میں 'حقیقی تبدیلی' کے خواہش مند جملہ اَربابِ دانش اور صاحبانِ فکر و نظر سے درخواست ہے کہ اِس حیات بخش ویژن کو ہر خاص و عام تک پہنچائیں تاکہ وطنِ عزیز میں صرف 'تبدیلی' نہیں بلکہ 'حقیقی تبدیلی (CHANGE)' کا خواب اپنی روح کے ساتھ شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

(ڈاکٹر رحیق اَحمد عباسی)

مرکزی صدر، پاکستان عوامی تحریک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کیونکر معرضِ وجود میں آیا؟

مملکتِ خدا داد پاکستان، مسلمانانِ برصغیر کی عظیم جد و جہد اور بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آیا۔ حکیم الامت علامہ محمد اِقبالؒ کے خواب کی تعبیر قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے ایک آزاد اور خود مختار پاکستان کی شکل میں ہمیں عطا کی کہ جہاں حقیقی اِسلامی جمہوری نظام قائم ہو؛ معاشی مساوات، عدل و اِنصاف، حقوقِ اِنسانی کا تحفظ، قانون کا اِحترام اور اَمانت و دیانت جس کے معاشرتی اِمتیازات ہوں؛ جہاں حکمران عوام کے سامنے جواب دہ ہوں؛ جہاں فوج آزادی و خود مختاری کی محافظ ہو؛ جہاں آزاد اور خود مختار عدلیہ مکمل طور پر غیر جانب دار ہو اور فوری و سستے اِنصاف کی ضامن ہو؛ جہاں بیورو کریسی عوام کی خادم ہو؛ جہاں پولیس اور اِنتظامیہ عوام کی محافظ ہو۔ الغرض یہ ملک ایک آزاد، خود مختار، مستحکم، اِسلامی، فلاحی ریاست کے قیام کے لئے بنایا گیا تھا، لیکن آج ہمارا حال کیا ہے؟ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

کیا آج ہم ایک قوم ہیں؟

قیامِ پاکستان کے وقت برصغیر پاک و ہند میں مسلمان ایک قوم کی حیثیت رکھتے تھے اور اُس قوم کو ایک ملک کی تلاش تھی جب کہ آج 65 برس بعد ملک موجود ہے مگر اِس ملک کو قوم کی تلاش ہے۔ 1947ء میں ہم ایک قوم تھے، اللہ رب العزت کی مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال ہوئی اور اُس قوم کی متحدہ جد و جہد کے نتیجے میں ہمیں یہ ملک ملا۔ ابھی 25 برس بھی نہیں گزرے تھے کہ ہم نے باہمی اِختلافات کے باعث آدھا ملک گنوا دیا۔ آج بقیہ آدھا ملک اپنی سلامتی کے سلسلے میں اندیشہ ہائے دور دراز کا شکار ہے۔ آج ہماری قوم منتشر ہو کر کروڑوں اَفراد کا بے ہنگم ہجوم بن چکی ہے، محبت کا وہ جذبہ ناپید ہو چکا

ہے جو ماضی میں دکھائی دیتا تھا۔ لسانی، علاقائی، مذہبی اور مسلکی تعصّبات نے قوم کے وجود کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

کیا موجودہ نظام ترقی کا ضامن ہوسکتا ہے؟

موجودہ نظام صرف اِس ملک کی اَشرافیہ اور چند مقتدر خاندانوں کو اِقتدار کے ایوانوں تک پہنچانے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ عوام کے حقوق کی ادائیگی اور اُن کی فلاح و بہبود کے لیے کاوش کرنا سرے سے اُن مقتدر حلقوں کے ایجنڈے میں شامل ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِس نظام کی بدولت قوم کو کرپشن، فراڈ، نااِنصافی، جہالت، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ اور ذلت و رُسوائی تو ملی لیکن حقیقی تبدیلی کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ اِنصاف مقتدر طبقات کی لونڈی ہے، جمہوریت ان کی عیاشی ہے، اِنتخابات ان کا کاروبار ہیں اور عوام ان کے غلام ہیں۔ جو کچھ اِس ملک میں جمہوریت کے نام پر ہو رہا ہے، وہ کسی طرح بھی جمہوریت نہیں ہے بلکہ جمہوری و سیاسی آمریت ہے۔ نہ یہ حقیقی نظامِ اِنتخابات ہے اور نہ ہی اس طریقے سے کبھی حقیقی تبدیلی (change) آ سکتی ہے۔ افسوس کہ آئندہ اِنتخابات میں بھی اِس ملک کی باگ ڈور دوبارہ انہی کرپٹ سیاست دانوں کے ہاتھ میں دے دینے کی مکمل پلاننگ کی جا چکی ہے۔

مملکتِ خداداد کو کس کی ضرورت ہے؟

اگر آپ چند منٹ اللہ کی اِس عظیم نعمت جیسے وطنِ عزیز کے مستقبل کے بارے میں سوچنے کے لیے وقف کریں تو آپ کا ضمیر آپ کو جھنجوڑ کر کہے گا کہ اِس وقت ملک کے لیے اِنقلابی بنیادوں پر نظام کی تبدیلی اَشد ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔

اِس دھرتی کا فرزند ہونے کے ناطے آپ خود غور کریں کہ اِس ملک کو صرف قیادت کی نہیں بلکہ اَہل اور باصلاحیت قیادت کی ضرورت ہے۔ ایک ایسی قیادت جو اِس ملک کے لیے ایک اِنقلابی vision رکھتی ہو، جو ملک و قوم کو حقیقی طور پر کچھ deliver

کر سکے، جو ملک کو صحیح معنوں میں ایک باوقار اور خود مختار مقام دلا سکے، جو صرف گفتار ہی نہیں بلکہ کردار کی بھی غازی ہو، جو واقعی ایک بلند فکر اور عالی سوچ رکھتی ہو، جس کا مقصدِ وحید صرف ملک و قوم کی خدمت ہو نہ کہ ذاتی مفادات کی تکمیل، جو علمی و عملی طور پر مضبوط بنیادیں رکھتی ہو اور دنیاے عالم کے پلیٹ فارمز پر پاکستان کی نمائندگی کرنے کی اَہل ہو۔

اب جائزہ لیتے ہیں کہ اِن تمام معیارات پر پورا اُترنے والی واحد قیادت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔

شیخ الاسلام کیسا پاکستان چاہتے ہیں؟

عزیزانِ وطن! شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے قوم کو موجودہ غریب کُش نظام میں حقیقی تبدیلی کا ایک اِنقلابی ویژن دیا ہے۔ آپ ایک ایسا پاکستان چاہتے ہیں جو علامہ اِقبالؒ کے خوابوں کے تعبیر اور قائد اعظمؒ کے تصوّرات کی تکمیل ہو اور جو حقیقی معنوں میں اِسلامی و فلاحی جمہوری ریاست ہو۔

شیخ الاسلام ایسا پاکستان چاہتے ہیں جس میں:

زرعی اَراضی کی حد مقرر ہو

1. ایک خاندان کے لیے زرعی اَراضی کی زیادہ سے زیادہ حد 50 ایکڑ مقرر ہو تا کہ جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ ہو۔

کسان زمین کا مالک ہو

2. بے زمین کسان کو مفت زمین ملے تا کہ دھرتی کا سینہ چیر کر ساری عمر قوم کو اناج فراہم کرنے والا غریب کسان صرف مزارع ہی نہ رہے بلکہ زمین کا مالک بھی بنے۔

نوجوانوں کو روزگار/روزگار الاؤنس مہیا ہو

3. ہر نوجوان کو روزگار میسر ہو یا (روزگار میسر آنے تک) دس ہزار روپے ماہانہ بے

روزگار الاؤنس ملتا ہو تا کہ نوجوانوں کو ملکی ترقی کے دھارے میں شامل کر کے کارآمد اور مؤثر فرد بنایا جاسکے۔

بے گھروں کے لیے مفت پلاٹ ہوں

4. ہر بے گھر خاندان کو مفت پانچ مرلہ پلاٹ اور گھروں کی تعمیر کے لیے آسان شرائط پر قرضے میسر ہوں۔

کارخانوں کے منافع میں محنت کشوں کی شراکت ہو

5. اِستحصالی سرمایہ داریت کا نام و نشان تک نہ ہو اور تمام ملوں اور فیکٹریوں کے منافع میں مزدور پچاس فیصد تک حصہ دار ہوں تا کہ ملک وقوم کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کر دینے والے غریب محنت کش بھی ترقی کے حقیقی ثمرات سے مستفید ہوں۔

دہشت گردی کے خلاف قومی پالیسی بنائی جائے

6. دہشت گردی کے خاتمے کی قومی پالیسی بنا کر دہشت گردوں کو قرار واقعی سزا دی جائے تا کہ پاکستان اَمن کا گہوارہ ہو اور اَقوامِ عالم کی صف میں نمایاں مقام پر کھڑا ہو سکے۔

سستا اور فوری اِنصاف مہیا ہو

7. ہر شہری کو اس کی تحصیلی و ضلعی عدالتوں میں ہی سستا اور فوری انصاف فراہم ہو، جج غیر سیاسی ہوں اور ججوں کی تعداد میں مناسب اِضافہ ہوگا۔

8. SHO کا تعلق متعلقہ علاقے سے ہو اور اس کی منظوری یونین کونسل دے۔

میٹرک تک لازمی مفت تعلیم ہو

9. یکساں نصاب کے تحت میٹرک تک لازمی اور معیاری تعلیم مفت ہو اور اَعلیٰ تعلیم کے لیے ہر خواہش مند طالب علم کو مناسب مواقع ملیں۔

۱۰.	ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی جاری کردہ ڈگریاں کینیڈا، امریکہ اور انگلینڈ کی یونی ورسٹیوں کی ڈگریوں کے برابر ہوں۔

یکساں اور مفت علاج میسر ہو

11.	تمام شہریوں کو یکساں اور مفت علاج کی سہولتیں میسر ہوں۔

12.	شاہانہ صدارتی محل، وزیر اعظم ہاؤس، گورنرز ہاؤسز اور وزراء اعلیٰ ہاؤسز کی جگہ یونی ورسٹیاں، لائبریریاں اور ہسپتال قائم ہوں۔

خواتین کے لیے یکساں مواقع ہوں

13.	خواتین کو مساوی مواقع اور مکمل سماجی و معاشی تحفظ فراہم ہو اور ان کے خلاف تمام امتیازی قوانین ختم ہوں۔

ٹیکس امیروں پر ......غریبوں پر نہیں!

14.	امیروں پر ٹیکس کی شرح زیادہ اور متوسط طبقہ پر کم ہو؛ جب کہ غریبوں پر بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی طرح کا بھی ٹیکس نہ ہو۔

یوٹیلیٹی بلز پر ٹیکسز کا ظالمانہ نظام ختم ہو

15.	غریب و متوسط گھرانوں کے لیے بجلی، پانی، گیس اور فون کے بلوں میں ٹیکسز نہ ہوں۔

تنخواہوں میں غیر عادلانہ فرق ختم ہو

16.	سرکاری و غیر سرکاری اور بڑے چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں پایا جانے والا غیر عادلانہ فرق کم سے کم ہو۔

عوامی نمائندگان کے صوابدیدی اِختیارات ختم ہوں

17.	صدر، وزیرِ اَعظم، گورنر اور وُزراء اَعلیٰ کے پاس بے تحاشا صوابدیدی اِختیارات

اور خصوصی مراعات بالکل نہ ہوں۔

18. MNAs اور MPAs کو صوابدیدی اور ترقیاتی فنڈز دینے کا مکروہ سلسلہ بند ہو۔

ایسے پاکستان کے لیے کیسا نظامِ حکومت درکار ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مطابق موجودہ نظام میں رہتے ہوئے کبھی بھی پاکستان کو ایک حقیقی جمہوری و فلاحی ریاست نہیں بنایا جاسکتا۔ اِس مقصد کے لیے پاکستان کے نظام میں اِنقلابی تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ شیخ الاسلام کی طرف سے دی گئی اِنقلابی تبدیلیوں کا خاکہ یہ ہے:

ریاستِ مدینہ کو role model بنایا جائے

1. پاکستان کا موجودہ نظام حکومت 1850ء میں انگریز کا قائم کردہ نظام ہے جس میں اِختیارات صرف چند اَفراد کے ہاتھوں میں محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہم ایسا نظامِ حکومت چاہتے ہیں جس کا ماڈل حضور نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا۔ پاکستان کے لیے ہمارا role model مدینہ ہے۔ جب آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور مدینہ کو ریاست بنایا تو participatory democracy (شراکتی جمہوریت) دی اور devolution of power کے ذریعے اِختیارات کو نچلے درجے تک منتقل کیا۔ دس دس آدمیوں کے یونٹس پر اُن کا سربراہ نقیب بنایا، دس دس نقیبوں کے اوپر پھر اُن کا سربراہ عریف بنایا اور پھر سو عرفاء پر مشتمل پارلیمنٹ بنائی اور تمام اِختیارات آقا ﷺ نے نیچے منتقل کر دیے۔ عام آدمی کی براہِ راست حکمرانوں تک رسائی تھی اور حکمرانوں کا براہِ راست عوام سے رابطہ تھا اور لوگوں کے مسائل فوری حل ہونا شروع ہوگئے تھے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پاکستان کو اُس مدینہ ماڈل کے مطابق بنایا جائے۔

وزیرِ اَعظم کا اِنتخاب براہِ راست ہو

2. وزیرِ اَعظم کا اِنتخاب اَراکینِ اَسمبلی نہ کریں بلکہ جنرل الیکشنز میں براہِ راست عوام کے ووٹ سے ہو تاکہ وزیرِ اَعظم قائدِ اِیوان نہ ہو بلکہ قائدِ عوام ہو۔

وُزراء کی تقرریاں میرٹ پر ہوں

3. وُزراء کا اِنتخاب میرٹ پر ہو، ذاتی پسند و ناپسند اور اِتحادی پارٹیوں میں وزارتوں کی بندر بانٹ کی بجائے وُزراء کا تقرر پارلیمانی کمیٹی کے ذریعے میرٹ پر کیا جائے۔ وہ کمیٹی تمام اُمیدواروں کا انٹرویو کرے اور اَہل، قابل اور باصلاحیت فرد ہی وزیر بنے۔ جو ممبر جس محکمہ کا وزیر بنے اُس کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہو تاکہ اَفسر شاہی اور بیوروکریسی کو من مانی کرنے کا موقع نہ ملے۔

نظامِ اِنتخابات میں مثبت تبدیلیاں کی جائیں

4. اِنتخابات متناسب نمائندگی کے نظام پر party-list system کے مطابق ہوں تاکہ عوام برادری اور علاقائی مسائل کی بنیاد پر winning horses کو ووٹ نہ دیں بلکہ سیاسی جماعتوں کو ان کی قیادت، منشور اور قومی پالیسیوں کے مطابق ووٹ دیں۔

اِنتظامی بنیادوں پر نئے صوبے قائم ہوں

5. لسانی اور نسلی بنیادوں پر نئے صوبے بنانے کی بجائے اِنتظامی بنیادوں پر ہر ڈویژن کو صوبے کا درجہ دے کر تمام صوبائی اَخراجات ختم کیے جائیں تاکہ عوام کا سرمایہ عوامی و فلاحی منصوبوں پر خرچ ہو۔

6. ہر صوبے کا گورنر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو۔ صوبائی سطح پر کوئی وزراء نہ ہوں۔ موجودہ شعبہ جاتی سربراہان گورنر کے ماتحت ہوں جو اُس کے اَحکامات کے مطابق کام کریں۔

تمام اِختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوں

.7 اِختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوں۔ مرکز کے پاس کرنسی، دفاع، خارجہ پالیسی، ہائر ایجوکیشن، inland security & counter terrorism جیسے بنیادی محکمے ہوں۔ باقی محکمے صوبوں اور ضلعی حکومتوں کو منتقل کر دیے جائیں۔

.8 مقامی حکومتوں کے اِنتخابات کرائے جائیں اور اُنہیں مالی و اِنتظامی اور سیاسی اِختیارات منتقل کیے جائیں۔

.9 ہر ضلع کا سربراہ میئر ہو جو براہِ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو۔ ضلع پولیس، ایڈمنسٹریشن اور جملہ ضلعی محکمہ جات میئر کے تابع ہوں۔

.10 ہر تحصیل کا سربراہ ڈپٹی میئر ہو۔ وہ بھی عوام کے ووٹوں سے براہِ راست منتخب ہو اور تحصیل کے تمام محکمہ جات اُس کے تابع ہوں۔

.11 گورنر، میئر اور ڈپٹی میئر کم از کم 51 فیصد اکثریت سے منتخب ہوں۔

.12 تحصیل کے بعد یونین کونسل سطح پر مقامی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں ناظم، نائب ناظم اور کونسلرز عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوں اور ہر طبقے کا نمائندہ اُسی یونین کونسل میں موجود ہو۔ علاقے کے تمام ترقیاتی کام اُن کے ذریعے ہوں تاکہ ہر یونین کونسل کے فنڈز اُن کے ذریعے عوام تک پہنچیں اور عوام کے مسائل اُن کے گھر کی دہلیز پر حل ہونا شروع ہوں۔

اَفواجِ پاکستان کا کردار

.13 اَفواجِ پاکستان کا ملک کی داخلی سیاست میں کوئی کردار نہ ہو۔ اُن کا کام صرف ملک کی دفاعی و نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہے۔ حالتِ اَمن میں اَفواجِ پاکستان اَمنِ عامہ کی بحالی، ترقیاتی کاموں میں معاونت، سول ڈیفنس اور ایمرجنسی ریلیف جیسے کاموں میں مقامی حکومتوں کی معاوِن ہو۔

اِحتساب کا کڑا نظام ہو

14. کرپٹ لوگوں کا سخت اِحتساب ہو اور لوٹی ہوئی دولت کی واپسی کا مستقل اور شفاف نظام ہو۔

15. یونین کونسل کی سطح پر سول سوسائٹی کے نمائندگان پر مشتمل civil vigilance squad قائم کیا جائے جو مقامی حکومت کی کارکردگی اور اِختیارات کے اِستعمال پر نظر رکھے اور ناجائز اِستعمال اور کرپشن کی شکایت کی صورت میں اس کی شکایت بالائی سطح پر قائم اِحتساب کے ادارے کو کرے۔

16. اِحتساب بیورو مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ادارہ ہو جسے آئینی تحفظ حاصل ہو۔ اِحتساب بیورو غیر جانب دار، دیانت دار اور فرض شناس لوگوں پر مشتمل ہو اور قومی، صوبائی اور تحصیلی سطح پر اس کے دفاتر ہوں۔ یونین کونسل کا اِحتساب تحصیلی اِحتساب بیورو کرے جب کہ ضلعی و تحصیلی حکومتوں کا اِحتساب صوبائی احتساب بیورو اور صوبائی و وفاقی حکومتوں کا اِحتساب قومی اِحتساب بیورو کرے۔

17. ہر سطح پر اِحتساب بیورو کے فیصلے کے خلاف صرف بالائی سطح پر اپیل دائر کی جاسکے۔ اِس طرح ہر سطح پر اِحتساب کا عمل جاری رہے گا اور کرپشن کرنے والے نمائندوں اور حکمرانوں کے خلاف فوری کارروائی بھی عمل میں آئے گی۔

لیکن .... یاد رکھیں!

یہ سب کچھ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک موجودہ کرپٹ نظامِ اِنتخاب تبدیل نہیں ہوتا اور اَسمبلیوں میں حقیقی عوامی نمائندگی نہیں ہوتی۔

اگر آپ واقعی اِس ملک میں حقیقی تبدیلی کی خواہش رکھتے ہیں اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ویژن کے مطابق پاکستان کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اُس کا صرف ایک راستہ ہے: موجودہ نظامِ اِنتخاب کو یکسر مسترد کردیں۔ کیونکہ یہ نظام پاکستان کا رضا

شاہ پہلوی ہے جس کے خلاف ایرانی قوم اُٹھی تھی، یہ نظامِ انتخاب اِس ملک کا قذافی ہے جس کے خلاف لیبیا کی عوام اُٹھی۔ لہٰذا اِس نظام کے خلاف اُس طرح اُٹھ کھڑے ہوں جس طرح تیونس اور مصر کے لوگ اُٹھے اور کئی عشروں سے قائم سیاسی آمریت کا تختہ اُلٹ دیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِسی فرسودہ اور اِستحصالی نظام کے خلاف جد و جہد کا آغاز کیا ہے۔ 32 سالہ جد و جہد کے تناظر میں ہی 23 دسمبر 2012ء کو مینارِ پاکستان میں جلسہ عام اور بعد ازاں اسلام آباد لانگ مارچ اور دیگر عوامی اِجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ پاکستان عوامی تحریک موجودہ کرپٹ نظام کو مسترد کرتے ہوئے اِس کے خلاف اپنی جد و جہد جاری رکھے ہوئے ہے جو اِس ظالمانہ نظام کے زمین بوس ہونے تک جاری رہے گی (اِن شاء اللہ)۔ اِسی سلسلہ میں ملک بھر کے تمام شہروں میں پولنگ ڈے پر اِس نظام کے خلاف پُراَمن دھرنے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ عوام کے حقوق کی آواز بلند کی جاسکے۔

اگر آپ وطنِ عزیز میں حقیقی تبدیلی چاہتے ہیں تو عوام کے دشمنوں، ٹیکس چوروں، لٹیروں، جعلی ڈگری کے حامل لوگوں کا راستہ روکنے کے لیے اِس نظامِ اِنتخاب کو مسترد کرنا ہوگا جو پاکستان کی تمام بیماریوں کی جڑ اور عوام کا حقیقی دشمن ہے۔

آیئے!

اِس ظالم نظام کے خلاف منظم جد و جہد کے لیے ہمارا ساتھ دیں۔

پاکستان عوامی تحریک

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون: 042-111-140-140

بدلے گا نظام
تب
بدلے گا پاکستان

پاکستان عوامی تحریک

آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، حقیقی جمہوریت کے قیام،
امن وسلامتی کے فروغ، معاشی وسماجی ترقی، ملک سے غربت،
جہالت، پسماندگی، محرومی، ناانصافی اور جاگیردارانہ،
سرمایہ دارانہ واستحصالی نظام کے خاتمے کیلئے معاشی وسماجی
حقوق میں مساوات اور عدل وانصاف کی
فراہمی کے لئے مصروفِ عمل

پاکستان عوامی تحریک

www.pat.com.pk, info@pat.com.pk

TahirulQadri TahirulQadri